حرام کھانے والا عبادت کرے یا نہ کرے؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

جو بندہ رشوت یا سود لیتا ہے تو کیا وہ عبادت نہ کرے؟ کیونکہ حدیث میں ہے کہ جو بندہ حرام کھاتا ہے، اس کے چالیس دن کے عمل قبول نہیں ہوتے۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احادیثِ طیبہ میں یہ مضمون موجود ہے کہ جو بندہ حرام کا ایک لقمہ کھاتا ہے، تو چالیس راتوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ انسان کو حرام کھانے پر (دوسری سزا کے ساتھ ساتھ) یہ سزا بھی ملتی ہے کہ اتنے دنوں کی نمازوں کو محنت و مشقت سے ادا کرنے کے باوجود وہ ان کے اجر و ثواب سے محروم رہتا ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ حرام کھانا ترک کر دے تاکہ دوسری سزا سے بھی بچے اور نمازوں پر ثواب بھی حاصل ہو، یہ مطلب نہیں کہ اب بندے پر وہ نمازیں فرض ہی نہ رہیں، بلکہ اب بھی اس پر نمازیں فرض ہی ہوں گی، اور اگر تمام شرائط و فرائض کے ساتھ ان عبادات کو ادا کرے گا تو وہ ادا بھی ہو جائیں گی، البتہ! ایسا حرام کمانے والا شخص نماز کی چاشنی، اصل روح اور اجر و ثواب سے محروم ہے۔

پس وعید سنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایسا شخص اس طرح کی وعید سن کر اس برے عمل سے نجات حاصل کرے نہ یہ کہ برے عمل کی وجہ سے عبادات ہی چھوڑ دے، لہٰذا جو رزقِ حرام میں مبتلا ہے، اس پر لازم ہے کہ وہ توبہ کے تمام تر تقاضے پورے کرتے ہوئے، حرام کمائی سے چھٹکارا حاصل کرے اور ضروری عبادات کو ادا کرے۔

چنانچہ حرام لقمہ کھانے کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے "من أكل لقمة من حرام لم تقبل له صلاة أربعين ليلة" ترجمہ: جس نے حرام کا لقمہ کھایا، چالیس راتوں تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ (کنز العمال، جلد 4، صفحہ 15، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

اسی طرح کی وعید پر مشتمل ایک حدیثِ پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے: "قال النووي: وأما عدم قبول صلاته فمعناه أنه لا ثواب له فيها، وإن كانت مجزئة في سقوط الفرض عنه، ولا يحتاج معها إلى إعادة" ترجمہ: امام نووی فرماتے ہیں کہ اس کی نماز کے قبول نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لیے اس نماز میں ثواب نہیں ہے، اگرچہ اس کی طرف سے فرض کے سقوط میں کافی ہوجائے گی اور اس کے پڑھ لینے سے کسی اعادہ کی حاجت نہیں ہوگی۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 7، صفحہ 2905، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

مرآۃ المناجیح میں ہے "یعنی اس کی یہ نمازیں ادا ہوجائیں گی اللہ کے ہاں ان کا ثواب نہ ملے گا جیسے غصب شدہ زمین میں نماز کہ اگرچہ ادا تو ہوجاتی ہے مگر اس پر ثواب نہیں ملتا لہذا ان نمازوں کا لوٹانا اس پر لازم نہیں۔" (مرآۃ المناجیح، ج 6، ص 270، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3865

تاریخ اجراء: 26 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 24 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net